بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

انفاق فی سبیل اللہ یا اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا اسلام کی ایک اہم اور بنیادی تعلیم ہے۔ قرآن حکیم کی متعدد آیات میں انفاق فی سبیل اللہ کی تاکید کی گئی ہے بلکہ مسلمانوں کی پہچان ہی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ راہ خدا میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون (البقرہ) وہ لوگ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ مسلمانوں کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا نماز کا قیام۔ اسی طرح ایک اور آیت میں کہا گیا ہے کہ تم نیکی حاصل ہی نہیں کر سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیزوں کو راہ خدا میں نہ خرچ کرو۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون (آل عمران) ایک اور آیت میں تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر مسلمان راہ خدا میں اپنا مال خرچ کرنے میں کوتاہی کریں گے تو یہ اجتماعی خودکشی کی طرف ایک اقدام ہوگا۔ وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (البقرہ) رہا یہ سوال کہ راہ خدا میں کتنا مال خرچ کیا جائے اس کے متعلق قرآن کا ارشاد ہے کہ ضرورت سے جتنا زیادہ تمہارے پاس ہو سب خرچ کردو۔ ویسئلونک ماذا ینفقون قل العفو (البقرہ)۔

قرآن حکیم نے انفاق فی سبیل اللہ کی اتنی تاکید اس لئے کی ہے کہ اس کے بغیر اسلامی نظام معیشت قائم نہیں رہ سکتا۔ اسلام ارتکاز دولت کا مخالف ہے اور معاشرہ میں معاشی مساوات پیدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ ایسا معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے جس میں کوئی شخص بھوکا ننگا، جاہل اور نادار نہ ہو اسی مقصد کے لئے اس نے مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے لیکن زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد مسلمان اپنے تمام معاشی واجبات سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ جب تک معاشرہ میں ناداری جہالت اور بیماری باقی ہے۔ زکوٰۃ کے علاوہ مالدار مسلمانوں کے لئے انفاق ضروری ہے تاکہ دولت گردش کرتی رہے اور نچلے طبقات کی قوت خرید میں کمی نہ آنے پائے۔ جس معاشرہ میں لوگ انفاق نہیں کرتے رفاہ عامہ کے ادارے قائم کرتے۔ یتیموں بیواؤں اور مسکینوں کو بے یارومددگار چھوڑ دیتے ہیں وہ معاشرہ کبھی اسلامی معاشرہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے معاشرہ میں طبقاتی ناانصافی کی وجہ سے باہمی اخوت کی جگہ باہمی نفرت کا دور دورہ رہے گا جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اگر ہم اسلامی اخوت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم غریبوں اور محروموں کو ان کے جائز حقوق دیں۔ بیماروں کے علاج معالجہ کا انتظام کریں اور وسیع پیمانہ پر علمی درسگاہیں قائم کریں تاکہ ہمارے معاشرہ کا کوئی نوجوان یا بالغ شخص تعلیم سے محروم نہ رہے اور اس کو ترقی اور خوشحالی کے یکساں مواقع حاصل ہوں یہ کام بغیر انفاق فی سبیل اللہ کی اسپرٹ کے نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے موجودہ معاشرہ میں انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہمارے مالدار طبقات نہ ہسپتال قائم کرتے ہیں نہ علمی درسگاہیں کھولتے ہیں نہ معذوروں، بیواؤں اور مسکینوں کی کوئی منظم امداد کرتے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو اس سے طبقاتی نفرت اور زیادہ پھیلے گی جس سے وہ لوگ فائدہ اٹھائیں گے جو ہمارے اسلامی تشخص کو مٹانا چاہتے ہیں۔ ایسے

حالات میں حکومت کا فرض ہے کہ وہ دولت مند طبقوں سے غریبوں اور ناداروں کو ان کا حق دلائے اور محسنوں کا ایسا نظام قائم کرے جس میں دولت مالدار طبقوں سے نکل کر نچلے طبقوں میں پہنچنے لگے، نیز رفاہ عامہ کے ادارے قائم کر کے غریبوں کی معاشی تکالیف اور دشواریاں دور کرے اس کے بغیر اسلامی معاشرہ کے قیام کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

محمد مظہر الدین صدیقی
مدیر فکر و نظر